70240-کیا یہ جائز ہے کہ پہلے صرف عمرے کی نیت کرے پھر مکہ سے حج کی نیت کرلے؟

سوال

کیا ایسا کرنا جائز ہے کہ میقات سے گزرتے ہوئے پہلے عمرے کی نیت کرلے اور پھر مکہ میں ہی ٹھہر جائے اور پھر بعد میں فریضہ حج ادا کرے؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں ایسا کرنا جائز ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھ لے، اور جب عمرے سے فارغ ہوجائے تو احرام کھول دے اور پھر مکہ میں ٹھہر جائے پھر جب آٹھ ذوالحجہ آئے تو وہیں مکہ سے ہی حج کا احرام باندھ لے، اس حج کو حج تمتع کہا جائے گا؛ کیونکہ اس نے اپنے ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج کیا ہے نیز دونوں کے درمیان میں احرام بھی کھول لیا ہے۔

چونکہ حج تمتع اسے کہتے ہیں کہ انسان حج کے مہینوں یعنی شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذوالحجہ میں عمرہ کرے اور پھر اسی سال حج کرے۔

حج تمتع کرنے والے پر مکہ میں قربانی ذبح کرنا لازمی ہے، یہ قربانی مکہ کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی، اگر اس کے پاس قربانی کی رقم نہ ہو تو تین دن حج کے دوران روزے رکھے اور 7 روزے اپنے گھر واپس آکر رکھے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:
(فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ)
ترجمہ: جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرہ کرنے کا فائدہ اٹھانا چاہے تو وہ قربانی کرے جو اسے میسر آسکے۔ اور اگر میسر نہ آئے تو تین روزے تو ایام حج میں رکھے اور سات گھر واپس پہنچ کر، یہ کل دس روزے ہوجائیں گے۔ [البقرة:196]

اسی طرح اس کیلیے حج مفرد کرنا بھی جائز ہے کہ وہ میقات سے حج کی نیت کرے اور عمرے کی نیت نہ کرے، پھر آٹھ تاریخ تک احرام میں ہی رہے اور پھر اپنا حج مکمل کرلے اس پر قربانی فرض نہیں ہے۔

اسی طرح اس کیلیے حج قران کرنا بھی جائز ہے، یعنی میقات سے حج اور عمرے دونوں کی نیت کرے، پھر مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرکے احرام مت کھولے، بلکہ حج کے ارکان مکمل ہونے تک احرام کی حالت میں ہی رہے۔ اس پر بھی حج تمتع کی طرح قربانی لازمی ہوگی۔

یہ حج کے تین طریقے ہیں اور سب کے سب جائز ہیں البتہ حج تمتع افضل ترین طریقہ ہے۔

پہلے سوال نمبر: (31822) اور (27090) کے جواب میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

واللہ اعلم.